Lesson No 90 — 40-58

Root Words.

کبر ← (1) اپنے آپ کو بڑا سمجھنا دوسروں کو حقیر سمجھنا۔
عتو ← کسی کے مقابلے میں سرکشی اختیار کرنا۔

یلج ← و-ل-ج ← کسی تنگ جگہ میں داخل ہونا / گھسنا جیسے تلوار کا میان میں ۔ بارش کے پانی کا زمین میں داخل ہونا۔
اولج ← کسی تنگ جگہ میں کسی چیز کو گھسیڑنا۔
ایسی چیز کیلئے جسکا وہم و گمان بھی نہ ہو کہ ہو سکے گا۔

"جمل فی سم الخیاط" ← عربی کا مشہور مقولہ (اونٹ / ناقہ / اونٹ)

سم ← س-م-م ← ناکہ
خیاط ← خ-ی-ط ← دھاگہ ۔ / درزی کیلئے خیاط
اسی طرح متکبر کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔

مہاد ← **مہد** ← بچھونا، پنگھوڑا، ماں کی گود بھی
غواش ← غشی ← ڈھانپ دینا عقل کو / مدہوش ہو جانا۔
ہر چیز جو عقل کو ڈھانپ لینا۔

نزعنا ← نزع ← کھینچ کر نکالنا۔
غل ← **غلل** ← خفگی، میل، کدورت، کینہ، حسد = ناراضگی سے دل بھر جاتا ہے۔

عوج ← جیسے درخت، دیوار، اجسام — میں بلندی، پستی، موڑ، مادی / معنوی بھی ٹیڑھ کیلئے استعمال ہوتا ہے / دلوں میں ایمان

حجاب ← **حجب** ← **پردہ** / حصار / دیوار

اعراف ← (1) وہ چیز جسکا نظارہ / مشاہدہ چاروں اطراف سے کیا جا سکے۔ (2) ہر چیز کا اوپر کا حصہ کیلئے جو دور سے واضح ہو جاتا ہے۔

اعراف

جہنم	جنت

یبسمہ ← وسم ← نشانی کیلئے ۔ پیشانی کیلئے سپیدمت ← نشان زدہ گھوڑے

یطمعون ← طمع ← لالچ کیلئے / کسی چیز کی امید رکھنا ۔

صرفت ← صرف ← پھیرنا ۔

تلقاء ← لقی ← ملاقات کیلئے / دو لوگوں کا ہونا ضروری ہے ملاقات کیلئے ۔ ایک طرف کیلئے ۔

افیضو ← فیض ← بہنا ، چھوٹنا ، بہا دو ۔

ماء ← پانی / بارش کیلئے ۔

یجحدون ← جحد ← انکار کرنا ۔ کفر ، کسی بات کا علم ہو جانے کے بعد دانستہ طور پر انکار کرنا ← یعنی حق سے پہچان کے بعد انکار ← ابوجہل ، ابولہب ← جیسا تھا ۔ حق کو پہچانے بغیر ۔

تاویلہ ← اول ← تاویل بتانا / انکا دلیل حقیقت / انجام

تبرک ← برک ← بڑھنا ، زیادہ ہونا ، برکت ، ثابت ہونا ، بلند و بالا رہنا ۔

تضرعا ← ضرع ← عاجزی و انکساری کیلئے ، خوشامد ، لجاجت ← اسکا اظہار آپکی اداؤں سے آپکی حرکات سے آپکے اعمال سے ہو ۔

ریاح ← جمع ← خوشخبری والی ہوائیں

ریح ← واحد ← عذاب والی ہوائیں

← سورۃ آل عمران 117

اقلت ← قلّ ← کسی کو قلیل (ہلکی/کم) سمجھنا اور اٹھا لینا۔

سحابا ← سحب ← بادل کھینچنا۔

سقنٰہ ← سقی (س-ق-ی) ← پانی پلانے والا ← ساقی

پانی پلانے کیلئے پانی دینا۔

ثمرت ← ثمر ← پھل

خبث ← گندہ / نکارہ / خبیث

نکدا ← نکد ← ہر وہ چیز جو مشکل سے ملے اور مشکل سے ہی اس سے منافع حاصل ہو۔

"کم دودھ دینے والی اونٹنی"

قلیل / ناقص پیداوار

Tafseer Lesson No 90

40 - 58

40 ← جب رسولوں نے اللہ کی آیات پڑھ کر سنائیں تو دو طرح کے گروہ بن گئے ① صاحب جنت ② صاحب دوزخ

پھر صاحب دوزخ کا ایک دوسرے پر الزام دھرنا ہے تو اللہ تعالیٰ کا کہنا کہ سب دوزخی ہیں ہر ایک نے کسی نہ کسی طرح برے اعمال کیے۔

اب آگے مزید انکا انجام بتایا جا رہا ہے۔

← ایک تو انہوں نے بات نہ مانی جھٹلایا اور اس سے تکبر اختیار کیا۔

* آسمان کے دروازے کب کھولے جائیں گے۔

* قیامت کے دن * فرشتوں کا روحوں کو لے کر جانا * فرشتوں کا کوئی پیغام لے کر آنا * جب آپکے انسانوں کے نیک اعمال اوپر چڑھائے جاتے ہیں۔

* نہیں کھولے جائیں گے ← اعمال کیلئے / روحوں کیلئے / دعاؤں کیلئے

* مفسر قرآن عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔

" نہ انکے اعمال کیلئے نہ انکی دعاؤں کیلئے دروازے کھولے نہ جائیں گے۔"

سورۃ المطففین ← انسان کے اعمال کہاں رکھے جاتے ہیں۔

۱۸، ۱۹، ۱۸، ۱۹، ۶ ← زمین کے اندر ایک جگہ ← سجین برے اعمال

سورۃ المنتہی ← آسمان میں ← بلندی ← علیین اچھے اعمال

* عبداللہ بن عباسؓ ← حضرت براء بن عازبؓ (راوی)
حدیث کا نچوڑ

" آپؐ کسی انصاری کے جنازے میں تشریف لے گئے۔ ابھی قائم تھا تدفین نہیں ← نیک اعمال والا ہے: چمکتے چہرے والے فرشتے جنت کا کفن لاتے ہیں کے جو سر دائیں آتے ہیں اور کہتے ہیں اے نفس مطمئنہ ← رب کی خوشنودی کیلئے نکلو۔ روح کا بڑا آسانی نکلنا ← مشکیزہ سے پانی کا نکلنا ← فرشتۃ الموت (عزرائیل) اسکی روح دوسرے فرشتوں کے حوالے کرتے ہیں۔ پہلے سے ساتویں آسما

علیین میں لکھو اسکا نامہ اعمال ← پھر حساب کتاب اور لے فرشتے ← پھر صحیح جواب دینے پر جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ اور اسکے مقابلے میں دوزخی کے ساتھ — روح نکلنا — خاردار جھاڑی گیلی اون میں لپٹی ہوئی " - - - - - "
(متکبر، ریاکاری کرنے والا)

* انکا جنت میں داخل ہونا ایسے ہی ناممکن ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا۔

اچھے لوگوں کے ساتھ دنیا والے بھی یہی معاملہ کرتے ہیں اور برے لوگوں کے ساتھ بھی حقیر انہ معاملہ کیا جاتا ہے۔

41 ← جہنم ہی ڈھانپ لے گی انکو — اوپر، نیچے سے
They only deserve 'Jahanum'

← اللھم اجرنا من النار ← آمین
← اللھم لا تجعلنا منھم ← نا شامل فرما آمین
یعنی انکا بدلہ ہی یہ ہے انکے اعمال کا۔

← "دنیا کی آگ سے 69 درجے جہنم کی آگ زیادہ ہے 1 درجہ دنیا میں ہے۔"

42 ← اللہ تعالیٰ نے ان سے وہ ہی چاہا جو وہ کر سکتے تھے یعنی ویسی عبادت کی ڈیمانڈ کی جو وہ کر سکتے

سبق - انکی محبت سے زیادہ کا بوجھ نہ ڈالا۔

43 جنت میں داخل ہونے سے پہلے انکا دل صاف کر دیے جائیں گے۔

① اہل جنت کے مختلف درجے ہوں گے لیکن وہ ایک دوسرے سے حسد نہ کریں گے۔

② اہل جنت میں سے اگر کسی کی دنیا میں لڑائی ہوئی ہے تو جنت میں داخلے سے پہلے انکا دل صاف کر دیے جائیں گے۔

⇓

صحیح بخاری سے روایت

* جب مومنین پل صراط سے گزریں گے، جہنم سے نجات حاصل کریں گے۔ پھر یہ پل صراط پر پہنچ کر ایک دوسرے سے معاملہ نپٹا کر۔ پاک صاف ہو کر جنت میں جائیں گے۔

* **حضرت علی رض نے اس آیت کو پڑھ کر فرمایا تھا** کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ میرے اور عثمان رض، طلحہ رض اور زبیر رض کے درمیان بھی صفائی کروا دے گا۔

* کبھی کبھی ہماری اپنی کمزوری ہوتی ہے کہ ہم کینہ رکھ لیتے ہیں دل میں۔ اور کبھی دعوت دے دی، کسی نے کر، گفٹ دے کر منالیا۔

اگر آپ اصحاب الجنۃ میں شامل ہونا چاہتے ہیں تو کوشش کریں، دعا کریں، اور اچھی امید رکھیں

وہاں کی نہروں کو دنیا کی نہروں سے مقابلہ نہیں

جنت میں داخلہ انسان کی اپنی کوشش سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل سے ہے۔

دنیا میں رہتے جنت میں محل بنوالینا ← دلوں میں

صبر کا پہاڑ بن جانا ← وسعت

* "الحمد للہ الذی ھدٰنا لھٰذا" ← سب اللہ کی طرف سے ہے۔

اہل جنت کے اعمال کا نتیجہ انکی توقعات سے زیادہ ہوگا اور وہ اسکو اللہ کا فضل کا ذکر کریں گے۔

• رسول ہدایت کا ذریعہ بن کر آئے۔

اہل جنت ۔ ① جنت ملنے پر جھک جائیں گے اللہ کی حمد و ثناء میں مشغول ہو جائیں گے وہ اللہ کا احسان سمجھیں گے

② دوسری طرف ۔ اللہ کہے گا یہ تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے

* بخاری + مسلم سے روایت

آپ ﷺ نے فرمایا ← خوب جان لو تم میں سے کوئی بھی اپنے اعمال کی بنا پر جنت میں داخل نہ ہو سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل + رحم کرے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ پر بھی یہی معاملہ کیا جائے گا۔

44 ← جنت والے جہنم والوں سے کیسے سوال کریں گے؟

CamScanner

اگر انسان Social Media کے ذریعے ایک دوسرے سے
رابطے میں رہ سکتے ہیں

تو اللہ تعالیٰ رب العزت کے لیے بھی ممکن ہے کہ اہل جنت
اہل جہنم کو دیکھ اور سن سکیں۔ ان کی یہ قوتیں
زیادہ قوی، تیز، بہترین ہوں گی۔

سورۃ الصفت ← مومن + کافر دوست

سورۃ المطففین ← آخری آیات میں ایسا
مکالمہ ہے۔

* دنیا میں کافر ایمان والوں کا مذاق اڑاتے تھے
اب ایمان والے ان سے پوچھ رہے جو وعدہ عذاب
کا اللہ نے کیا تھا وہ مل گیا کہ نہیں وہ کہیں گے۔
قالوا نعم

* رسول ﷺ نے غزوہ بدر میں جو کافر مارے گئے تھے
ان کی لاشیں کنویں میں پھینکی گئیں تھیں۔ حضرت عمرؓ
نے کہا کہ آپ ایسے لوگوں سے کلام کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ
نے فرمایا اللہ کی قسم کہ تم سے زیادہ سن رہے
ہیں لیکن جواب کی سکت نہیں ہے۔

* ایک فرشتہ منادی کرے گا اللہ کے حکم سے اہل جنت اور
اہل جہنم کے درمیان۔ کیونکہ یہ حق سے روکتے تھے

45 ← کافر + مسلمان بھی شامل ہیں وہ سب
جو حق سے روکتے ہیں۔

لوگ دین کا انکار کیوں کرتے ہیں اور ٹیڑھ کیوں اپناتے
ہیں۔ کیونکہ اپنے آخرت پر یقین نہیں ہے۔ آخرت
پر کمزوری ہے ایمان کی۔

46 ← دونوں گروہوں کے درمیان ہے حجاب ہوگا۔

سورۃ حدید کا ← سُور ← دیوار کے معنی
کی آیات میں 13 سے تعبیر ہیں۔

جنت + جہنم والوں کے درمیان ایک اوٹ آجائے گی

سُور کے بالائی حصے کا نام ← اعراف ہے۔

اصحاب الاعراف ← جنت + جہنم کے درمیان ایک سرحد پر رہیں گے

ان کے اچھے، برے اعمال برابر ہوں گے۔

← یہ جنتیوں + جہنمیوں دونوں کو انکی نشانیوں سے
پہچانیں گے۔ ← اصحاب الاعراف۔

(احادیث)

(1) * صحابہ کرام کا ایک گروہ

ابن جریج سے روایت ہے حضرت حذیفہؓ سے
بیان کرتے ہیں۔

یہ وہ لوگ جنکی نیکیاں + برائیاں برابر ہوں گی
جہنم سے بری ہوں گے اور جنت میں ابھی داخل
نہ ہوں گے۔ تمام کا حساب کے بعد ان کا حساب
ہوگا اور مغفرت کر دی جائے گی۔

(2) حضرت جابر بن عبداللہؓ نے نقل کیا کہ آپؐ
سے پوچھا گیا۔ جو اپنے ماں باپ کی مرضی

CamScanner

معراج ← حارثہ بن نعمان ← ~~جنت~~ آسمان میں تلاوت کر رہا تھا۔
میں آواز سنی۔

کے بغیر جہاد میں داخل ہو گئے۔ شہادت فی سبیل اللہ
نے جہنم سے روک لیا۔ اور ماں باپ کی نافرمانی نے
جنت سے۔

* اہل دوزخ + اہل جنت اپنی نمایاں علامتوں
سے کیسے پہچانے جائیں گے۔ بسیمھم

* مسلم شریف میں حدیث ← لوگوں نے رسول اللہ ﷺ
سے پوچھا آپ ﷺ اپنے سے بعد میں آنے والوں کو
کیسے پہچانیں گے۔
ایک شخص کے پنج کلیان گھوڑے (پانچ جگہ پر نشان) دوسرے
گھوڑوں میں ملے ہوں گے تو وہ پہچان نہ لیں گے۔
اسی طرح میرے لوگ اپنی اپنے وضو کی وجہ سے
پیشانی + ہاتھ پاؤں چمکنے کی وجہ سے پہچانے
جائیں گے۔

* ابولہب + اسکی بیوی ← فی جیدھا حبل من مسد
ایسی رسی اسکے گلے میں ڈالی جائے گی جیسی اپنا ہن
باندھنے والی ہوتی ہے۔

اہل اعراف ← اہل جنت کو سلام کہیں گے۔
جنتی کیلئے وہاں سلامتی ہوگی۔ کبھی اللہ کی طرف سے،
کبھی فرشتوں کی طرف سے کبھی اہل اعراف کی طرف
سے۔

* حضرت ابراہیمؑ ← سورۃ الشوریٰ میں فرمایا
گیا ہے۔ کہ وہ یہ امید رکھتے تھے کہ اُس
دن میں معاف فرما دیا جاؤں گا۔

اصحاب الاعراف ← پر Chance
ہوتے ہیں۔

46 ← اب اعراف والوں کی نگاہ جہنم کی طرف پھیری جائے
گی۔ انکو دیکھتے ہی انکی زبان سے ادا ہوگا۔
قالوا ربنا لاتجعلنا مع القوم الظلمین۔
اللہ کی خشیت کے ڈر سے نکلے گی۔

سورۃ الفرقان ← نیک لوگوں کی دعا
آیت نمبر 65، 66

① جھوٹی نبوت کا دعوہ، ② اسلامی قوانین میں ٹیڑھ نکالنے والوں پر

48 ← نہ تمہاری جماعت کام آئی، نہ تمہارا اکبر، نہ مال و اسباب
ان لوگوں کو اپنی چیزوں پر اپنی دولت پر اپنے
عہدے پر بڑا غرور تھا۔

سورۃ المدثر ← 19 داروغے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔
فرشتے

* ایک کافر کہنے لگا ← پہلوان میں 17 کو سنبھال لوں گا
باقی 2 کیلئے تم سب کافی ہو۔
عذاب میں مبتلا لوگوں پر اللہ کی رحمت نہ ہوگی۔

۴۹ ← اسراف والے نخوت کے سہارے کہیں گے تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ غریب صحابہ جنکا مذاق دنیا میں اڑایا جاتا تھا کہ اللہ نے رحمت کی ← انکو آخرت میں اللہ نے بیٹ سے

50 ← اہل دوزخ کا کھانا ایسا ہو گا جو نہ انکی بھوک مٹا سکے گا نہ ہی انکی پیاس کو۔

سورۃ الغاشیہ

دنیا میں تنگی ہو تو امید ہوتی ہے کہ ہم پر سکھ کے دن بھی آئیں گے۔ you have chance

But in Akhirah you dont.

اللہ کفر کرنے والوں پر آخرت میں اپنی نعمتیں حرام کر دے گا۔

دنیا کا تو اللہ کی نظر میں کوئی حقیقت نہیں۔ اس لیے سب کو نوازا جا رہا ہے۔ اہل مکہ کے کافر + آج کا مسلمان سب شامل ہیں۔

52 ← لھو ← سورۃ التکاثر ← الھکم التکاثر

ایسا تماشا، کام، جو اللہ کی عبادت سے غافل کر دے۔

★ حدیث ← اللہ کی نظر میں دنیا حقیر ہے

آپؐ ایک دفعہ اپنے صحابہ کے ساتھ جا رہے تھے ایک بکری کا بچہ کٹا ہوا پڑا تھا آپؐ نے کہا کہ تم میں سے کوئی ایک درہم میں خریدے گا انہوں نے کہا کہ نہیں ہرگز نہیں

آپؐ نے فرمایا اللہ کے نزدیک دنیا اس بکری کے بچے سے بھی حقیر ہے۔

* اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھے گا۔
کیا دنیا میں میں نے تمہیں بیوی بچے، مال سے عزت سے
غرض ہر چیز سے نوازا تھا پھر بھی تو مجھے بھول گیا۔
آدمی کہے گا ہاں دیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کہیں گے
جب تم مجھے بھول گئے تو میں بھی آج تمہیں بھولا دوں گا

52 ← قرآن مجید ایک سمندر ہے۔ ← ہم نے کیا تھا نہ
اھدنا الصراط المستقیم۔
تو انکو دنیا و آخرت ~~دنیا~~ دونوں میں بہترین
سے نوازا جائے گا۔

53 ← قرآن جس چیز کی بات کر رہا ہے ← کیا یہ لوگ
اس انتظار میں ہیں کہ وہ چیز سامنے ہی آجائے۔
اگر وہ انجام سامنے آجائے جسکی خبر دی جا رہی ہے
پھر یہ لوگ سفارشی ڈھونڈیں گے۔
ہاں نیک اعمال کیلئے مہلت کے طلبگار ہیں۔
اور خود کو خسارے میں ڈال لیا۔
سورۃ العصر
انفرادی زندگی میں ایمان + عمل صالح
اجتماعی زندگی میں ← خود بھی صبر رکھیں اور
دوسروں کو بھی تلقین کریں۔
آج انکا کوئی مددگار نہیں سب ختم ہو گیا
انکے لیے۔ سب گم ہو گیا انکے لیے۔

CamScanner

26 ← پیچھے اللہ رب العزت نے اُن لوگوں کو انکی غفلت
سے آگاہ کیا جنہوں نے دنیا کی زندگی کو امتحان،
آزمائش سمجھنے کی بجائے کھیل و تماشا بنا لیا۔

اب توحید کی بات ہے۔

آسمان + زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔

① اللہ تعالیٰ کا ٹائم ہمارے ٹائم کے مطابق نہیں۔
سورۃ الحج ← آیت نمبر ← 47 ← ایک دن
ایک ہزار سال کے برابر
ایک دن ← 50 ہزار سال کے برابر

② مفسرین کے مطابق جمعہ کے دن حضرت آدمؑ کی
تخلیق ہوئی — ہفتہ کے دن کوئی تخلیق
نہیں ہوئی۔ یوم السبت
اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا سارا
کُن کہنے کا حاکم ہے۔

اتوار سے جمعہ
6 دن

• پوری دنیا انسان کے لیے سجائی گئی۔

* مفسر قرآن — سعید بن جبیرؒ نے کہا۔
اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک دن میں سب پیدا کر دے۔
لیکن انسان کو تعلیم دینے کے لیے کیا کہ درجہ بدرجہ
اور غور و فکر کرکے کریں۔

• انسانوں کو تدریج کے ساتھ، پلاننگ کے ساتھ
کریں۔

• اللہ تعالیٰ کی حکمت مقصود ہے۔

CamScanner

* سورۃ حٰم السجدۃ ← دو دن میں زمین، اگلے دو دن میں زمین پر پہاڑ، نباتات، کھانے پینے کی چیزیں وغیرہ
آیت نمبر ۹،۱۰

استویٰ + علیٰ ← عرشِ شاہی ← تخت ← کیل
انکی کیفیت + حقیقت میں نہیں ← سلف سالحین کا ادراک بھی اسی احادیث صحابہ کہتے ہیں کہ ہماری عقل کی بات ہے۔ نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا بنا کر چھوڑ نہیں دی۔ بلکہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چل رہے ہیں۔ انکو organize کر کے رکھا ہے اور چلا رہا ہے احسن طریقے سے۔

اللہ تعالیٰ صرف خالق نہیں بلکہ امر بھی ہیں۔

* جب اللہ تعالیٰ خالق ہے تو مخلوق بن جاؤ۔
* جب وہ حاکم ہے تو محکوم بن جاؤ۔
انسان اللہ کا ~~—~~ متقی بن جائے۔

* حدیث کا ایک جملہ ← تبارکت وتعالیت یا ذی الجلال والاکرام

55 ← اب اُن کا سوال کا بتایا جا رہا ہے جو وہ مجیب کرتے ہیں۔

- مصیبت کے وقت یاد کرو۔
- عبادت " " "
- عاجزی سے پکارو۔

ہر حال میں ، ہر وقت اپنے اللہ کو یاد کرو۔

تضرعا وخفیۃ ← دعا کی قبولیت کا ذریعہ بتا دیا گیا ہے۔

دل اور منہ سے نکلنے والی کیفیت ایک جیسی ہو۔
دعا سمجھ کر مانگیں۔
رسول اللہ ﷺ کی مانگی دعائیں مانگیں۔

"خفیہ + آہستہ مانگنا افضل ہے۔"

دعا کی روح ← عاجزی وانکساری ہے۔

غزوہ خیبر کے موقع پر بھی آپ ﷺ نے صحابہ کو اونچی آواز میں دعا مانگنے سے منع فرمایا تھا۔

کیسی دعا وہ ہوگی جس میں انسان کو اندازہ ہو کہ میں کم تر/پست و حقیر ہوں اور اللہ سے مانگ تو وہ کیسے مانگے گا۔

ایک مردِ صالح کی دعا کے الفاظ

حضرت زکریا ؑ کی دعا ← إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا

حضرت البصری ؒ فرماتے ہیں۔

اعلانیہ اور جہرا دعا کرنے میں اور آہستہ اور پست دعا

کرنے میں 70 درجے فضیلت کا فرق ہے۔
اس لیے سلف صالحین دعائیں بڑا اخفیاں کرتے
اور انکی دعائیں اللہ اور اُن کے درمیان
ملتی رہتی ہیں۔

* ابن جریج رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اونچی آواز میں دعا
پڑھنا منع ہے۔

حد سے گزرنے والوں کو پسند نہ کرنا
① لفظی تکلف سے شاعری سے خشوع میں فرق
پڑتا ہے۔
② قیدیں/ شرط لگا لینا۔
③ عام مسلمانوں کیلئے بد دعا / ایسی چیز مانگنا
جو دوسروں کے لیے بری ہوں۔
④ دعا ایسی مانگی جائے جو مانگنے والی کی شان
سے مماثلت نہ رکھتی ہو۔ جیسے یعنی بادشاہ بننا۔
⑤ اس کیفیت سے مانگیں کہ قبول ہو جائیں گی۔ یعنی
امید رکھنا۔

مردہ لوگ ← جو حق کو نہیں مانتے
زندہ " ← جو حق کو تسلیم کرتے ہیں۔

56 ←

اصلاح ← ٹھیک۔ درست (عربی زبان میں)
فساد ← خرابی پیدا کرنا
اللہ ← زمین میں درستگی کے بعد خرابی مت پیدا کرو۔ اللہ اس
کو پسند نہیں کرتا۔ شرک کرنا زمین میں فساد پھیلانا ہے۔

اور اللہ کو پکارو ڈرتے ہوئے اور پر امید ہوتے ہوئے۔ کہ کیا
پتا میری دعا قبول ہوتی بھی ہے کہ نہیں اور امید بھی ہوں کہ
کیا پتا قبول ہو جائے۔ اللہ کی رحمت کے قریب ہونے کیلئے ہمیں
احسان کے درجے کی نیکی کرنی چاہیے۔

← دعا مانگنے کا طریقہ حلال ہو، کوئی گناہ کی دعا نہ ہو۔ کمائی بھی حلال

★ آپ ﷺ نے فرمایا: **حدیث**

"بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک
وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کریں اور جلد بازی
نہ کریں۔ صحابہ نے پوچھا جلد بازی کا کیا مطلب ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ یوں خیال کر بیٹھے کہ میں
اتنے عرصے سے دعا مانگ رہا ہوں اب تک دعا قبول نہیں
ہوئی یہاں تک کہ مایوس ہو کر دعا کرنا چھوڑ دے!

★ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ سے جب دعا مانگو تو اس حالت میں مانگو
کہ تمہیں اس کے قبول ہونے میں شک نہ ہو!

کائنات کی بنیاد توحید، اصلاح پر ہے۔ اللہ سے خوف بھی
ہوں اور امید بھی ہوں۔ آگے اللہ رب العزت نے **امید**
کیلئے **بارش** کی مثال دی ہے۔

(57)

رحمت سے بارش سے پہلے اللہ رب العزت ہوائیں بھیجتا ہے۔
بھاری بادلوں کو ہوائیں اٹھا لیتی ہیں۔ پھر ان ہواؤں کو
مردہ زمین کی طرف ہانکتا ہے۔ پھر اس سے پانی برسانے لگتے ہیں
اور ہر طرح کے پھل اس سے نکالتے ہے۔ یہاں پر اللہ کی قدرت
کی مثال دی گئی ہے۔ بارش کی وجہ سے زمین فصل دیتی

ہے ۔ اللہ کی ہی ذات ہے جس نے انسان کو بارش کی نعمت سے نوازا
ہے ۔ یہ پوری مثال کا مقصد ہے اپنی (اللہ) ذات کا تعارف
کروانا ہے ۔ اسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے تاکہ تم
غور کرو ۔ بارش سے خوف اور امید دونوں ہوتی ہیں ہم اسی
طرح خوف و امید کے ساتھ اپنے رب کو پکارا کرو ۔

(58)

جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اللہ کے حکم سے پھل و پھول (کھیتی)
نکالتی ہے ۔ اور جو خراب زمین ہوتی ہے اس سے پھل پھول
نہیں نکلتے وہ ناقص زمین ہے اسی طرح ہم آیتوں کو
پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ تم شکرگزار ہو ۔
بارش سے مراد قرآن / اسلام ہے ۔ سب پر برسی لیکن
جن کی فطرت سلیم الفطرت تھی وہ لہلہا اٹھے اور جن
کی سلیم الفطرت نہیں تھی وہ ناقص زمین کی طرح ہے ۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :
" مجھے اللہ تعالیٰ نے جو علم و ہدایت دے کر بھیجا ہے اس کی
مثال اس موسلا دھار بارش کی طرح ہے جو زمین پر برسی ۔
اس کے جو حصے زرخیز تھے انہوں نے پانی کو اپنے اندر جذب
کر کے چارا اور گھاس خوب اگایا پھر بھرپور پیداوار دی ۔
اس کے بعد سخت حصے تھے جنہوں نے پانی کو روک تو لیا اندر
جذب نہیں ہوا اس سے بھی لوگوں نے فائدہ دیا اور (خود بھی لیا)
~~لیا اور زمین کا کچھ حصہ بالکل چٹیل تھا~~ اور کھیتوں کو
بھی سیراب کیا اور کاشتکاری کی اور زمین کا کچھ حصہ بالکل چٹیل تھا
جس نے پانی روکا بھی نہیں اور نہ کچھ اگایا پس یہ اس شخص کی مثال ہے جس
نے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی اور اللہ نے مجھے جس چیز کے ساتھ بھیجا

اس لیے اس نے نفع اٹھایا۔ خود بھی علم حاصل کیا اور دوسروں کو بھی
سکھلایا اور مثال اُس شخص کی سی بھی ہے جس نے کچھ نہیں
سیکھا اور نہ وہ ہدایت قبول کی جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا

(صحیح بخاری کتاب
العلم)

تھرتھی ← گردش ہواؤں کی۔